خداوند سخن و سخن آفرین فیض بخش معنی رنگین کے فضل سے

یہ گلدستہ برگزیدہ حدیقۂ موعظت بہار باغ پند و نصیحت اعنی مجموعہ

مسمی بہ عبرت نامہ [illegible]

آبیاری قلم سحر رقم شاعر شیرین زبان معجز بیان منشی محمد رضا صاحب معجز تخلص سے شگفتہ ہو کر

مطبع فیض منبع شعلۂ طور کانپور سے زینت بخش انجمن اہل سخن ہوا

يا فتاح

بسم الله الرحمن الرحيم

يا علی
عليه السلام مدد

اللهم صل علی محمد و آل محمد

تضمین ہذا مسمّٰی بہ عبرت نامہ مصنفہ جناب منشی مرزا محمد رضا صاحب
المتخلص بعجز شاگرد جناب شیخ ناسخ صاحب مرحوم مغفور

تضمین بطریق تسدیس

۱
مراتب سب سے افزون تھے مدارج سب سے عالی تھے
ملازم وہ تھے جنکے شہر ہائے خوش جمالی تھے
زیادہ انتہا سے مال و زر بے مثالی تھے
لباس اطلس و زیبا و خز تھے اور شالی تھے
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے

خزانے لاتعد موجود کثرت سے لآلی تھے
جلیس و ہمنشین خدمتین خدام و موالی تھے
ظروف سیم و زر گویا کہ وہان جام سفالی تھے
جو دیکھا چشم آخر بین سے کل مضمون خیالی تھے
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے

بڑا نافہم ہے تو زال دنیا سے دل اٹکایا
شرف کیا رتبۂ شاہی اگر دولت سے یہان پایا
بتا تو مجکو اس نخل زبوں کا کسنے پھل کھایا
سنا تو نے نہین شاید کسی نے ہے یہہ فرمایا

اجل سب کے سر پر کھڑی ہے یہان | جو باور نہوئے تو کر امتحان
نہین آج کل تھی جو اے مہربان | غنیمت شمر صحبت دوستان

۱۶ کہ گل چند روز ست در بوستان

مہیا فنا پر ہے سارا جہان | کوئی دن کے خاطر ہین سب مہمان
بھروسا ہنین زندگی کا یہان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۱۷ کہ گل چند روز ست در بوستان

یہ کیون تجکو نفرت ہے ایجا نجان | مجھے کاٹے کھاتا ہی سونا مکان
محلِ فنا ہے ازل سے جہان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۱۸ کہ گل چند روز ست در بوستان

توقف کا ہرگز نکر نا گمان | اوٹھے کون کون اپنے آگے یہان
غرض سبکے سب ہین یہان مہمان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۱۹ کہ گل چند روز ست در بوستان

ہے قدرت خدا کی نمایان یہان | نہین وہیان اسکا تجھے جان جان
خدا جانے جائین یہان سے کہان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۲۰ کہ گل چند روز ست در بوستان

گذرگاہ ہے واقعی یہہ جہان | کسیکا بھی باقی ہے نام و نشان
بھلا کون بیٹھا رہا ہے یہان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۲۱ کہ گل چند روز ست در بوستان

نھو گا کوئی گلستان ولستان | بجز محفلِ دوستان بیگمان
ہے سرگرم حرمان کی باد خزان | غنیمت شمر صحبت دوستان

کہ گل چند روز ست در بوستان

۲۲

یہ جلسہ ہے کیا اے عزیز جہان | مٹائے فلک نے بڑے کاروان
نہین دیکھ سکتا بہم آسمان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۲۳ که گل چند روزست در بوستان

یہان سے عدم کو جو ہوگا روان | نہ پائیگا تو دوستون کو وہان
بناوٹ نہین یار میرا بیان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

۲۴ که گل چند روزست در بوستان

گلِ باغ عشرت کی بو ہے یہان | طرب خیز معجز ہے سارا مکان
چلا ہے کدھر پھر کہان یہ سمان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان

که گل چند روزست در بوستان +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا علی علیہ السلام
مدد

اللھم صل علی محمد و آل محمد

تضمین ہذا مصنفہ جناب منشی مرزا محمد رضا صاحب المتخلص بمعجز سلمہ اللہ تعالی
شاگرد ارشد جناب شیخ ناسخ صاحب مرحوم و مغفور

تضمین بطریق تجنیس

۱
ڈھونڈینگے قلمدان تو اکثر نملے گا — کاغذ بھی قلم بھی دل مضطر نملے گا
یہہ بھی جو ملے خانۂ دلبر نملے گا — جو رنج نوشتے مین ہے کیونکر نملیگا

۲ لکھوائینگے نامہ تو کبوتر نملے گا

چھائی ہے گھٹا غم کی مری دلپہ دہوان دہار — ساون کی جھڑی خلق مین ہو جائے نمودار
پچھتائیے نہ تو کہتے ہین وگرنہ یہ ہو تیار — ابر شب فرقت ہی بندہی آنسوؤنکا تار

۳ اسطرحکا وقت اے مزۂ تر نملے گا

یہ حسن یہہ صورت یہہ ترقی نرہے گی — دو دن کی یہ ہی چاندنی ہو نیز کہانکی
آئینہ مہتاب کی کہل جائیگی قلعی — جس رات نقاب اوس مہ کامل نے اولٹ دی

۴ تارون کو نشان مہ انور نہ ملے گا

عالم کے حسینون سے نرالا ہی ترا ڈہنگ — منہ کہولتی عار آتی ہے فریاد ہے ننگ
کیونکر نہون پھر زمزمہ سنجان چمن تنگ — اے گل ہے اگر ناشنوائی کا بھی رنگ

۵ دنیا مین پہر مرغ نوا گر نہ ملے گا

خار غم ہجران کی یہی ہے جو ترقی — کاہیکو سمائینگے ہم آنکھون مین کسیکے
ہو جائیگی ثابت ہمین معدومیت اپنی — کاہیدگے جسم اگر یون ہی رہے گی

۶ ہمکو بھی ہمارا تن لاغر نہ ملے گا

کہدی نہ سنا پیر خدا او بت ترسا — انکار کا موقع نہین تکرار ہے بیجا
کچھہ بات ہی یہ بھی جو تجھے سوجہی اتنا — بوسہ ہمین دینا ہے تو دی دونو لبون کا

۷ یون تو مزۂ قند مکرر نہ ملے گا

شمشاد سے مانا قد موزون ہے سراسر — اور قامت دلکش کا نمونہ ہے صنوبر
اقرار زبانی ہین یہ اے رشک گل تر — بالفرض کہ ہی سرو چمن تیرے برابر

پر ہمکو مزہ تیرے برابر نہ ملے گا

دکھین ہمین کیا آج دکھاتا ہی مقدر
ہم قول کے پورے ہین سبھی باد دلبر
اللہ کرے خیر کہ اب ٹھن گئی دل پر
یا ساتھ تیرے سوئیگی یا گور مین جاکر
مدفن تو ملیگا جو ترا گھر نہ ملے گا

۹

توفیق خدا دے نہ ہمکو کسی صورت
سمجھ تحقیق کرتا ہی ترے دل سے نصیحت
انسان کو لازم ہے کہ ہو عدل طبیعت
انصاف کو سمجھو خضر راہ ہدایت
اے رشک اب ایسا کوئی رہبر نہ ملیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حشر برپا میرے نالون سے کہان ہوتا نہین
کب تہ و بالا زمین و آسمان ہوتا نہین

وحشت بلبل سے کچھ اے باغبان ہوتا نہین
ٹکڑے ٹکڑے دامن باد خزان ہوتا نہین

کیا نشان سوز نہانی کا عیان ہوتا نہین
ہڈیان برسون سے جلتی ہین دھوان ہوتا نہین

ہمسا بھی ناکام نکلے گا بہت کم اے فلک
دل لیے پھرتی ہین پیدا دلستان ہوتا نہین

پھر وہی کثرت ہے غیر و نکی وہی ہی بھیڑ بھاڑ
آج کل او بدگمان کیا امتحان ہوتا نہین

اپنے کوچے مین پڑا رہنے دی اے گل تو مجھے
باغ سے بلبل کا باہر آشیان ہوتا نہین

سیکڑون سنتا ہون باتین پر نہین کرتا مین اُف
یار سا گویا تو مجھسا بیزبان ہوتا نہین

بار کل سے بھی دیکھا ہی لچک جاتی ہوے
کیا حسینون کی کمر مین استخوان ہوتا نہین

سچ تو یہ ہی کیا بری شے ہے طبیعت کا لگاؤ
جی نہین لگتا جہان وہ جانجان ہوتا نہین

ہاے رسوا کر دیا دونو کو حسن و عشق نے
ذکر میرا یار کا چرچا کہان ہوتا نہین

جب کبھی گھبرا کے میرے پاس سے اوٹھتا ہی تو — کہہ نہین سکتا مجھے کیا کیا گمان ہوتا نہین

آپ ہی کھلے تو آئے دل حال اپنا یار سے — بیقراری کا ترے مجھسے بیان ہوتا نہین

غنچۂ خاطر ہمارا بس شگفتہ ہو چکا — جلوہ فرما وہ بہار بوستان ہوتا نہین

اے خیال غیر ارادہ دل مین آنے کا نکر — جلوۂ جانان سے خالی یہ مکان ہوتا نہین

اے فلک کیا اک ہمین پر خاتمہ ہے ہجر کا — صدمۂ فرقت نصیب دشمنان ہوتا نہین

ہے اگر جوش جنون کر پیرہن کی دہجیان — پھاڑ کر کپڑون کو ننگ خاندان ہوتا نہین

یار رکھتا ہے لگا کر مجکو مژگان کی خدنگ — دیکھہ انھین تیرون کا ظاہر مین نشان ہوتا نہین

اے تبوم رتا ہون مین پر تم نہین لیتے خبر — سخت دل تمسا تو مجھسا نیم جان ہوتا نہین

یار سے جا کر کھو ہمدم میرا درد دل — حال اپنا اپنے منہ سے خود بیان ہوتا نہین

اے نسیم ہم بھی نہ باز آئینگے اپنی بات سے — مہربان دیکھین تو کب تک آسمان ہوتا نہین

فرض کر دم دیو کو تو نے پچھاڑا بھی تو کیا — نفس کو مارے نہ جبتک پہلوان ہوتا نہین

اپنا اپنا ہے مقدر نیک خصلت بھی سبھی — گوشہ گیری سے ہما زاغ کمان ہوتا نہین

طائر دل کو عبث چاہ ذقن کی چاہ ہے — آشیانہ زمین کبوتر کے کنوان ہوتا نہین

خواب ہی مین کاش دکھلا جاؤ صورت آنکر — تمسے اتنا بھی تو اے جان جہان ہوتا نہین

قصہ اپنی نامرادی کا سناتے یار کو — وائے قسمت اوسکو شوق داستان ہوتا نہین

کس سے پھر تعریف ہو سکتی لب جان بخش کی
آپکا معجز اگر معجز بیان ہوتا نہین

دیگر

دامن صبر و تحمل کو قبا کیا کرتا
بیوفائی کا بتون کی مین گلا کیا کرتا

حسرت وصل مین دن رات بکا کیا کرتا
خلق کو غرقۂ دریاے فنا کیا کرتا

دید رخسارۂ پر نور ضیا کیا کرتا
مہر منہ پھیر نہ لیتا تو بھلا کیا کرتا

خاکساری سے کبھی کچھ جوہر ذاتی نہ کھلے
اور مین آئینۂ دل کی جلا کیا کرتا

پڑے رہین نہین سگ جانان سے پڑین تھین بکا
ہڈیان میری نہ کھاتا تو ہما کیا کرتا

مزرعۂ دیدہ کو دیکھا تو نھین خاک ثبات
سچ تو ہے تخم امل نشو و نما کیا کرتا

ہجر سے مین نھین ڈرتا نہ ڈراؤ مجھکو
جان لینے کے سوا اور سزا کیا کرتا

پادشاہی تھی تیرے در کی فقیری مجھکو
حسرت سایۂ شہبال ہما کیا کرتا

مین تو کہتا تھا نہ چھوڑیگا یہ بیجان لیے
پوچھکر درد محبت کی دوا کیا کرتا

بیٹھکر غیرون مین لکھا وہ برا کیا مجھکو
گل بھلا بلبل شیدا کا گلا کیا کرتا

مانگتے جان جب احباب نہ کرتا انکار
اتنی سی بات پہ یارون کو خفا کیا کرتا

بت تو چاہا کیے مجھکو یہ نہ چاہا مینے
اس سے بڑھکر مین کچھ خوف خدا کیا کرتا

راہ پر اے دل گمراہ نہ آنا تھا تجھے
غل مچانے کے سوا اور درا کیا کرتا

مبتلاے مرض ہجر رہا دل برسون
ایسے بیمار کے جینے کی دعا کیا کرتا

باہ لیتا نہ تعلی کی تمھارے آگے
سامنا مہر منور کا سہا کیا کرتا

نقل سے کام نکلتا نھین جبتک نخواص
دست چوبین ہوس بذل و عطا کیا کرتا

بت خفا ہوگئے دل دیکے جو مانگا مینے
مال وقفی تھا بتاؤ مین ہبا کیا کرتا

کہتے تھے حشر کو دیدار دکھا دینگے تجھے
جھوٹے وعدہ پہ بتاؤ مین قضا کیا کرتا

بال کھتے ہین کسی پاس نہ تھی کوڑی بھی
اوستۂ تکیہ جو نکرتا تو گدا کیا کرتا

جذب گل باغ مین مرغان چمن کو لایا
ورنہ صیاد اسیرون کو رہا کیا کرتا

بخشش دین میری خطائین تو فرشتے بولے
رحم کرنیکے سوا اور خدا کیا کرتا

التجا کی نہ کسی سے یہ سمجھکر معجز
بیخدا کے کوئی حاجت کو روا کیا کرتا

۴
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھی
سکندر جب گیا ہے دنیا دونو ہاتھہ خالی تھی

نہیں معلوم کیا پتھر پڑے ہین عقل پر تیری
جو دانا ہے گرہ مین باندہ رکھہ اس بات کو میری
خرابی مین تجھے ڈالے گی الفت مال دنیا کی
نہ دولت کام آئیگی نہ تیرے ساتہ جائیگی

۵
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھی
سکندر جب گیا ہے دنیا دونو ہاتھہ خالی تھے

جگہہ عبرت کی ہے روز ازل سے عالم فانی
مگر اسپر بھی ہے زر کی طلب اے وائے نادانی
گھٹا کرتا ہے سن اور بڑہتی جاتی ہے پریشانی
بتا بفائدہ ہے یا نہین دولت کی طغیانی

۶
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھی
سکندر جب گیا ہے دنیا دونو ہاتھہ خالی تھے

خدارا مان کہنے کو مرے باز آ فضولی سے
وفا اسمین نہین چرچے ہین اسکی بیوفائی کی
پے دنیا پریشان آپکو اتنا نہین کرتی
مقام خوف ہے یہ واقعہ او بیخبر سن لے

۷
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھی
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے

ہوس نے واقعی تیری تجھے آفت مین ڈالا ہے
خبر اسکی کبھی ہے تجکو کہ کل کیا ہونیوالا ہے
خزانہ یہہ نہین ڈسنے کو گویا سانپ پالا ہے
ابھی دنیا کا تو نے کچھ نہ دیکھا ہے نہ بھالا ہے

۸
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے

جہانکی جتنی ہین طماع تو سب مین ہے لاثانی
محض بے سود ہے سن مجسے دولت کی فراوانی
رہا کرتا ہے بھر مال دنیا غرق حیرانی
مآل کار اس رکا ہے حسرت اور پشیمانی

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے

۹ سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

سمجھتا ہی نہین تو خاک تجکو کوئی سمجھائے
اسے لاحول پڑھ فوراً جو دولت کا خیال آئے
جو گمراہِ ازل ہو راہ پر کیونکر اوسے لائے
جہان کی بیوفائی دیکھکر دل کیون نہ گھبرائے
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
۱۰ سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

نہ بیم آخرت تجکو نہ عقبی سے تو ڈرتا ہے
یہ کیا سودا ہے دم دولت کا کیون ہر وقت بھرتا ہے
سراسر جو خلافِ عقل ہے وہ کام کرتا ہے
جہان کی عاریت چیزون پہ نادان کوئی مرتا ہے
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
۱۱ سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

خدا محفوظ رکھے زال دنیا کی محبت سے
خبر ہوتی نہین یہ خدمتی اسکا اگر گذرے
کرشمے اسکے آفت ہین قیامت ہین اگر غمزے
سنا ہے بارہا یہ مطلع حسرت فزا مینے
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
۱۲ سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

فراہم کر نہ مال و دولتِ دنیائے پُر وحشت
کہ جسکے پاس ہونے سے نہو تجکو وہان خفت
جو عاقل ہے تو حاصل کر مرے کہنے سے یہ دولت
نہین ممکن کہ اس زر سے تجھے ذرہ بھی ہو راحت
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
۱۳ سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

سن او بے بوجھ دولت کا ہے ناحق دل سے شیدائی
مگر سچ کہہ زراندوزی کی تو نے ہی قسم کھائی
یہین تک ہے یہ ساری میرزائی اور زیبائی
اگر اکسیر بھی ہو خاک ہے جسدم اجل آئی
مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

۱۴

نہ بوئے مہر ہے اسمین نہ خوشبوئے محبت ہے — عجوبہ پھول ہے یہ جسمین سب پھولون کی نکہت ہے
ازل سے بے ثباتی بیوفائی اسکی عادت ہے — حقیقت مین یہہ دولت انتہا کی بے حقیقت ہے

مہیا اگرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے
۱۵

ہوس سبکو ہے پر تجکو ہوس سب سے زیادہ ہے — نہین کھلتا ہمین مطلق کہ کیا تیرا ارادہ ہے
نہایت عقل سے خالی ہے تو اور دل کا سادہ ہے — عبث ہے خواہش مسند عبث شوق وسادہ ہے

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے
۱۶

اوٹھائین ہر کس و ناکس کی باتین کیون پھرین دربدر — کرین کیون مثل مہر و ماہ دن بھر رات بھر چکر
حریصونکی طرح کیا فائدہ بدنام ہون گھر گھر — مرین کس بات پر دولت کے دم دین خاک دولت پر

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے
۱۷

کوئی دنیا مین تجھسا طالب دنیا نہ نکلے گا — حقیقت مین نہین ذرہ بھی تجھکو عقل سے بہرا
تاسف ہے عبث اسکا نہ ہمنے کچھ کیا پیدا — جو ہوتی مثل قارون زر کی افزایش تو کیا ہوتا

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے
۱۸

جسے مین دیکھتا ہون شمع دولت پر ہے پروانا — نہین خر سوخت ممکن اس بلا سے ہاتھہ کچھ آنا
رہے لاکھون برس گر پاس یہہ تو بھی ہی بیگانا — پئے اکراہ دولت بس ہے عاقل کو یہ افسانہ

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھہ خالی تھے
۱۹

کبھی اندوختہ کرتے نہین جو لوگ ہین دانا — سمجھتے ہین کہ کس دن کیلیے اکدن ہے مرجانا

جنھین عقل سے بہرہ وہ سن لیتے ہین سمجھانا | زبس نادان ہے جو زر کی محبت مین ہو دیوانا

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

۲۰

مناسب ہے رہین بیزار خاص و عام دنیا سے | رہین دنیا مین لیکن کچھ نہ رکھین کام دنیا سے
نہین ممکن حصول راحت و آرام دنیا سے | تنفر ہر سحر بڑہتا ہے ہر شام دنیا سے

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے

۲۱

دلا ہشیار ہو بہر خدا بس ہو چکی غفلت | بڑہاپے نے توجہ کی جوانی ہو گئی رخصت
کراہت مثل معجز چاہیے زر سے بہر صورت | لکھے دیتے ہین ہم اصلا نہ ہونا در پئے دولت

مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونو ہاتھ خالی تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا علی علیہ السلام مدد

اللھم صل علی محمد و آل محمد

تضمین ہذا مسمی بہ غنیمت نامہ مصنفہ جناب منشی مرزا محمد رضا صاحب المتخلص بہ معجز شاگرد جناب شیخ ناسخ صاحب مرحوم مغفور

تضمین بطریق تخمیس

اوٹھا لذتِ وصلتِ دوستان — بلا ہے بلا فرقتِ دوستان
نکر ترکِ دل الفتِ دوستان — غنیمت شمر صحبتِ دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

٢
ہے دوریٔ احباب بادِ خزان — سمجھ لے اسے ہے اگر نکتہ دان
اکیلا رہے گا ہمیشہ وہان — غنیمت شمر صحبتِ دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

٣
جو ہو جائے انسان سراپا زبان — نہو لطفِ قربِ احبا بیان
ارے راہ پر آ چلا ہے کہان — غنیمت شمر صحبتِ دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

٤
رہا ہے رہیگا نکوئی یہان — عبث خود پسندی پہ دیتا ہی جان
یہین تک ہین ساری مزی بیگمان — غنیمت شمر صحبتِ دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

٥
جدائی احباب ہے جانستان — ازل سے یہ ہے حال سب پر عیان
اوٹھا لطف جینے کا مل سب سے یہان — غنیمت شمر صحبتِ دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

٦
مزہ زندگانی کا ہے بیگمان — نہ تنہا بسر کیجیو خضر سان
جو عاقل ہے ہرگز نکر این و آن — غنیمت شمر صحبتِ دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

٧
پیامِ اجل ہے فراقِ جہان — وہی جانتے ہین جو ہین تجربہ دان
رہے دھیان اسکا تجھے ہر زمان — غنیمت شمر صحبت دوستان
کہ گل چند روزست در بوستان

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

٨

روان ہے شب و روز عمر روان | جو قاصر رہا پھر یہہ دولت کہان
کہ ہے نقش بر آب سارا جہان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

٩

یہین تک ہے دنیا کی سب عز و شان | تمیز بد و نیک او سمجھا کہان
کہا مان میرا تو اے جان جان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

١٠

سمجھ لے کوئی دم کا قصہ یہان | سرا ہے یہ دنیائے بیخانمان
نہ ڈالے کہین تفرقہ آسمان | غنیمت شمر صحبت دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

١١

مقر دل سے بیشک ہین سب انس و جان | رہے کیون نہ یہہ قول وردِ زبان
جو کچھ پاس الفت ہے ای مہربان | غنیمت شمر صحبت دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

١٢

تاسف ہے کوئی نہین قدردان | کہون کس سے جا کر مین یہ داستان
فراقِ احبا ہے جی کا زیان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

١٣

کوئی نیک سمجھے و یا بدگمان | ہے جبتک مری دم مین دم مہربان
کہے جاؤنگا مین یہی ہر زمان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

١٤

عبث خود پسندی پہ مرتا ہے یہان | بتا کسکا باقی ہے نام و نشان
کہان تو کہان ہم یہ جلسہ کہان | غنیمت شمر صحبتِ دوستان
که گل چند روز ست در بوستان

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.